اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا○ (الاعراف:132)

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۔وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اجر بقدر مشقت:۔

اس سفر میں جتنی مشقت کریں گے اتنا ہی یہ سفر قیمتی بنتا چلا جائے گا حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے فرمایا تھا کہ اے عائشہ! حج میں تیرا اجر تیری مشقت اٹھانے کے بقدر ہے، ایک ٹن سونا ایک ٹن ہی ہوتا ہے اسی طرح چاندی اور پیتل بھی ایک ٹن ہو تو ایک ٹن ہی ہوتی ہے لیکن سونے چاندی اور پیتل کی قیمت کا فرق بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمارے حج میں سے کسی کے حج کا ریٹ سونے کا کسی کے چاندی کے اور کسی کا ریٹ مٹی کے برابر لگائیں گے اور کسی کا بھاؤ ہی نہیں لگائیں گے تو ہمیں اس بارے میں فکرمند ہونا چاہیے۔

شیطان کی کوشش:۔

شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ حج پر آنے والے بندے کو فضول کاموں میں لگائے اس سے ایسے اعمال کروائے کہ جس سے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں مثلاً غیبت کرائے گا، الجھائے گا، بحث وتکرار کروائے گا تو ہمیں ایسے اعمال سے بچنا چاہیے۔

چند آسان اعمال:۔

چند آسان اعمال جن کی نیکیاں لکھتے لکھتے فرشتے بھی تھک جاتے ہیں اکثر لوگ کہتے ہیں کہ عمرہ کرلیا اب کونسے اعمال کریں تو چند اعمال درج ذیل ہیں۔

استغفار:۔

(ا) سے سے پہلے تو ہم استغفار کی کثرت کریں، استغفار کے فائدے تو ہماری سوچ سے بھی زیادہ ہیں اپنی کوتاہیوں، سستی اور غفلتوں پر نادم ہوکر معافی چاہنا استغفار کہلاتا ہے۔

حسنؓ کے پاس ایک شخص آیا حضرت بہت گناہگار ہوں کوئی حل بتائیں فرمایا استغفار کثرت سے کرو، ایک آدمی آیا کہ حضرت بارش نہیں ہورہی کوئی عمل بتائیں فرمایا استغفار کثرت سے کرو، ایک شخص آیا کہ بڑا غریب ہوں فرمایا کہ استغفار کرو، ایک شخص نے اولاد کے حصول کیلئے عمل پوچھا تو فرمایا استغفار کرو، ایک شخص نے باغ میں اچھا پھل لگنے کی دعا کیلئے کہا فرمایا استغفار کرو، ایک شخص نے کہا کہ حضرت میٹھے پانی کی تلاش ہے دعا کریں زمین سے پانی نکل آئے تو فرمایا استغفار کرو، اب ایک آدمی نے یہ سب باتیں سن کر کہا کہ حضرت لوگوں نے مختلف مسائل آپ کے سامنے بیان کئے اور آپ نے سب سے استغفار کرنے کو کہا فرمایا میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ قرآن پاک میں ارشاد ہے

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ○ (نوح:12-10)

تم استغفار کرو اپنے رب کے سامنے وہ گناہوں کو معاف کرنے والا ہے تمہارے لئے آسمانوں سے بارش برسانے والا ہے وہ مدد کرے گا تمہاری مال کے ذریعے سے اور بیٹوں کے ذریعے سے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ باغوں کے پھل بڑھائے گا اور تمہارے لئے پانی کے چشمے جاری فرمادے گا۔

اگر عملیات وغیرہ کے پیچھے بھاگنے والے اکثر انہیں مصائب کا شکار ہوتے ہیں تو آسان نسخہ قرآن کریم نے بتادیا ہے وہ ان تمام پریشانیوں کے حل کیلئے ہی تو ہے۔ بس حضور قلب کے ساتھ استغفار کریں اور

خواہ کوئی نیک ہو اسے بھی استغفار کی ضرورت ہے کیونکہ ہر بندے کو استغفار کی ضرورت ہے اگر کوئی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ نہیں پڑھ سکتا تو استغفر اللہ ہی پڑھ لے۔اور پڑھتے وقت نظریں اور سماعتیں بھی ادھر ہی متوجہ ہوں کہ میں استغفار پڑھ رہا ہوں استغفار میں دل کا حاضر ہونا ضروری ہے۔

استغفار کی برکت:۔ اس عمل کی برکت سے انسان مصیبتوں سے بچا رہتا ہے کیونکہ ہر بندہ چاہتا ہے کہ میں مصیبتوں سے بچا رہوں تو اسے استغفار کی کثرت کرنی چاہیے۔

ہر بندے کی تمنا:۔ ہر بندہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنا چاہتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے پیارے محبوب ﷺ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال:33) اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل نہیں فرمائے گا جب تک آپ ان میں موجود ہیں اور اس وقت تک بھی اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل نہیں کرے گا جب تک کہ یہ استغفار کرتے رہیں گے اسی لئے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کفار بڑھ چڑھ کر بولتے کہ ہم آپ کو پیغمبر ﷺ نہیں مانتے ہم پر عذاب آجائے لیکن آپ ﷺ کے وجود اطہر کی برکت تھی کہ ان پر ایسا عمومی عذاب نہ آیا۔لیکن جب آپ ﷺ مدینہ شریف ہجرت کر کے چلے گئے تو پھر عذاب کیوں نہ آیا؟ اس لئے کہ ان میں کچھ ایمان والے رہ گئے تھے جو چھپ کر رہتے تھے اور استغفار کرتے تھے ان کے استغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے کافروں پر عذاب نازل نہ فرمایا لیکن جب وہ ایمان والے بھی ہجرت کر گئے تو اس لئے ان پر عذاب نازل نہ ہوا کہ دوران طواف وہ غُفْرَانَكَ پڑھا کرتے تھے تو یہ الفاظ انہیں اس عذاب سے بچا لیا کرتے۔نبی اکرم ﷺ پاکیزہ زندگی گزار کے گئے ایسی پاکیزہ زندگی گزارنے پر بھی اللہ تعالیٰ نے ان

سے فرمایا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ (النصر:3) اگر آپ ﷺ کو استغفار کا حکم ہے تو ہم کس کھیت کی گاجر مولیاں ہیں۔ہمیں تو اور زیادہ کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔

صبر:۔

دنیا امتحان گاہ ہے اللہ تعالیٰ ہر بندے پر خوشی غمی کے حالات بھیجتے ہیں اور آزماتے ہیں کہ میرا یہ بندہ اس موقع پر صبر اور شکر سے کام لیتا ہے یا بے صبری اور ناشکرے پن سے ، اگر ہم صبر شکر سے کام لیں تو کامیاب اور اگر بے صبری اور ناشکری کریں تو اس امتحان میں فیل۔اگر کسی بندے کے سامنے اللہ تعالیٰ گناہ کا موقع کھول دیں اور وہ اللہ سے ڈر کے اس کام سے رک گیا تو کامیاب اور اگر جذبات کی رو میں بہہ گیا تو ناکام۔

صبر کی تعریف:۔

صبر کا مطلب ہے ردعمل میں تحمل سے کام لینا، اپنے آپ کو روک لینا،فوری ردعمل ظاہر نہ کرنا بلکہ سوچ بچار کے ساتھ شریعت کے حکم کے مطابق عمل کرنا اسے صبر کہتے ہیں ۔ہماری زندگیوں میں بے صبری بہت زیادہ ہے چند لمحوں میں ہی ہم سارے رشتے ناتے توڑ دیتے ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ دے دیں وہ دے دیں لیکن ہماری حالت بے صبری اور ناشکری والی ہی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ صبر اور شکر کرنے والوں کو بہت زیادہ عطا فرماتے ہیں ہمیں دیکھنا چاہیے کہ صبح ہماری آنکھ وقت پر کھل گئی فجر کی نماز ادا کی اہل خانہ نے بھی ادا کی وقت پر ناشتہ مل گیا وقت پر دفتر پہنچ گئے خیریت کے ساتھ گھر پہنچ گئے بچوں نے تنگ نہیں کیا بیوی کی طرف سے کوئی پریشانی نہیں ہوئی ہم نے کھانا وغیرہ کھایا تو اچھی طرح ہضم ہو گیا یہ سارے امور ایسے ہیں کہ ان پر شکر ادا کرنا چاہیے دن میں کوئی بیماری نہیں آئی اور کوئی مسئلہ نہیں ہوا

تو یہ شکر کرنے کی ہی بات ہے جو کام اپنی مرضی منشا کے مطابق ہوتا چلا جائے اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے چلے جانا چاہیے۔ اگر ہمیں نعمتوں کا حصول چاہیے تو کثرت سے الحمدللہ کہنا چاہیے

شکر ادا کرنے کے دو طریقے:۔

(ا) ایک زبان سے ادا کرنا (۲) دوسرا عمل سے ادا کرنا

زبان سے ادا کرنا تو الحمدللہ ہو گیا دوسرا ہوتا ہے کہ شکرانے کے طور پر ہمارے اعمال میں مضبوطی آ جائے ہم شکرانے کے طور پر عبادات زیادہ کرنی شروع کر دیں۔

نعمت ملنے پر اللہ کا خوف:۔

ایک بزرگ پر اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتیں تھیں اس پر وہ ڈرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے سب عملوں کا اجر مجھے دنیا ہی میں مل جائے جیسا کہ عمرؓ نے پانی مانگا اور کسی نے شربت پیش کر دیا تو رونے لگے اور فرمایا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ کہیں عمرؓ کو اس کے عملوں کا سارا ثواب دنیا میں تو نہیں دیا جا رہا؟ آخرت میں یہ نہ کہہ دیا جائے۔ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا (الاحقاف:20) تو وہ بزرگ بھی ڈرا کرتے کہ نعمتیں تو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہیں تو ایک دن کہنے لگے یا اللہ! میں کہہ رہا ہوں بس بس اور آپ دیئے جا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں القاء کیا کہ میرے پیارے زبان سے تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ بس کرو لیکن تم ان نعمتوں کا شکر بھی تو ادا کر رہے ہو تو ہمارا دستور ہے کہ جو شکر ادا کرے گا نعمتیں اور زیادہ عطا کریں گے۔ تو ناگوار باتوں پر صبر اور خوشگوار باتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے فرمایا کہ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (الزمر:10) صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے اجر عطا کریں گے۔ دوران حج بھی صبر کرنا چاہیے کھانا جیسا

مل گیا صبر شکر کے ساتھ کھائیں جیسی سواری مل گئی شکر کر کے بیٹھ جانا چاہیے ہمارے اکابر بحری جہازوں میں سفر کر کے پہنچتے رہے ہیں اور اس وقت راستے کی صعوبتیں بھی کافی تھی کبھی کوئی بیماری آجاتی کبھی طوفان آجاتا کئی کئی مہینے پہلے چلنا پڑتا تھا پھر جدہ پہنچ کر تین دن جہاز میں ہی رہنا پڑتا پھر سامان اتارتے مکہ مکرمہ پہنچے تک تین دن کا سفر کرنا پڑتا کیونکہ سڑک نہیں تھی تو پہاڑی راستے پر چلنا اور راستے میں پانی کی بھی قلت ہوجاتی اور ساتھ میں سامان بھی اٹھانا پڑتا اور اب تو سہولت بھی بہت زیادہ ہے تو شب وروز کے معاملات میں ہمیں صبر اور شکر سے کام لینا چاہیے۔

نکتہ کی بات:۔

ایک نکتہ یہ ہے ہمارے بڑوں نے بتایا کہ جس بندے کا حج قبول ہوگا اسے کسی نہ کسی انداز میں جوئی مشقت ضرور آئے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ اس مشقت کو بہانا بنا کر اس بندے کی باقی کوتاہیوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔اور ہم پریشانیوں پرصبر کرتے رہیں گےتو اللہ تعالیٰ ہمارا ٹارگٹ بڑھاتے رہیں گے یعنی اللہ تعالیٰ بندے کو آزماتے ہیں اور پھر اگر بندہ کامیاب رہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کا بہانہ بنا دیتے ہیں۔

عبرت بھرا واقعہ:۔

ایک مرتبہ ایک صاحب حضرت جی کے ساتھ حج کے سفر میں ساتھ تھے وہ بندہ اتنا امیر تھا کہ خود کہتا تھا کہ مجھے اپنا حساب کرنے کیلئے ایک مہینہ لگ جائے گا اس نے حج کا انتظام کیا اور بڑے ہوٹل میں قیام کیا اور بندہ ملازم رکھ لیا گاڑی کرائے پر لے لی تا کہ حج کے پورے دنوں میں کوئی پریشانی نہ ہو یعنی اس نے پانی کی طرح پیسہ بہایا تو حضرت جی نے کہا کہ اللہ کے بندے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دو کیوں مصیبت میں پڑتے ہو تم لیول بڑھاتے ہو تو اللہ تعالیٰ بھی لیول بڑھاتے جائیں گے لیکن وہ نہ مانا،ایک

دن حضرت جی کو اس کا فون آیا کہ میری بیوی گم ہوگئی ہے پہلے تو اس نے آدھا درجن حج کئے یعنی پیدل ہی اس کو ڈھونڈتا پھرتا رہا اور پورے حرم میں اس کو دیکھا پھر پولیس والوں سے رابطہ کیا پھر مکہ مکرمہ ٹی وی پر بھی اعلان کروایا حتی کہ اپنے اثر ورسوخ استعمال کر کے گورنر مکہ سے رابطہ کیا اور رو رو کر اس کی آنکھیں موٹی ہوگئیں کہ میری بیوی کہاں چلی گئی میرے بچوں کا کیا بنے گا چنانچہ حضرت جی نے کہا اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کردو اور دو رکعت پڑھ کر اللہ سے معافی مانگو ابھی دو رکعت پڑھ کر دعا مانگ ہی رہا تھا کہ کال آئی کہ ہسپتال سے آپ کی بیوی کا فون ہے، اصل میں اس کی بیوی نے گرمی میں کئی طواف کئے تو اسے لو لگ گئی (Sun'stroke) ہوگیا۔تو وہ بے ہوش ہوگئی اور چونکہ اس کے پاس اس وقت کوئی شناختی کارڈ نہیں تھا اس لئے اسے ہسپتال بھجوا دیا گیا اور دو دن بعد جب اس کی طبیعت بحال ہوئی تو تب جا کر خاوند کو اطلاع دی گئی۔تو وہ کہنے لگا حضرت جی آج سے میں نے اپنی زندگی کا ایک بہترین اصول سیکھا ہے کہ بندے کو بندگی ہی اچھی لگتی ہے پیسہ آتا ہے تو بندہ خدا بن بیٹھتا ہے۔

تو حج کے سفر میں ہر بندے کسی نہ کسی طرح کی کوئی نہ کوئی مشقت آتی ہے لہذا ہم اللہ تعالیٰ سے مشقت طلب نہ کریں، معافیاں مانگیں کہ اللہ ہم اس قابل نہیں ہیں اور اگر مشقت آجائے تو صبر کرلیں، تھوڑے میں ہی کام چل جائے گا، جس طرح کہ بچہ کوئی غلطی کرے اور باز نہ آئے تو باپ پہلا تھپڑ آہستہ لگاتا ہے پھر بھی نہ مانے تو دوسرا زیادہ تیز لگاتا ہے اور پھر بھی ڈھیٹ بنا رہے تو باپ جوتا اتار لیتا ہے اور پھر ڈنڈا استعمال کرتا ہے تو ہم شروع میں ہی اللہ سے معافی مانگ لیں۔کہ اللہ ہم کمزور ہیں بس ہمارے ساتھ عافیت والا معاملہ فرما تو نزلہ زکام سے ہی بات ٹل جائے گی۔(۱) ایک استغفار کی کثرت کریں۔(۲) دوسرا مرضی کے خلاف کام ہو تو فوری ردعمل کے بجائے صبر کر کے اپنے نامہ اعمال میں اجر لکھوائیں۔(۳) اور تیسرا جب کوئی کام اپنی مرضی منشا کے مطابق ہو اس پر اللہ رب العزت کا شکر ادا

کریں، شکرادا کرنے سے اللہ رب العزت انسان کے اوپر سے عذاب کوٹال دیتے ہیں،

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ (النسآء:147) اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا، اپنی زبان میں کہیں تو بات اس طرح ہوگی کہ تمہیں عذاب دے کے اللہ کے ہاتھ کیا آئے گا؟ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا (النسآء:147) اگر تم ایمان لاؤ اور شکرادا کرو تو تمہیں عذاب دے کر اللہ کیا کرے گا، تو معلوم ہوا کہ شکر پر بھی اللہ تعالیٰ عذاب اسی طرح ٹالتے ہیں جس طرح استغفار پر بندے کے اوپر سے عذاب کوٹال دیتے ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ